بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹

جلد ۴۶/۱۱ | ۱۰ اخاء ۱۳۳۶ ہش | ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۷ء | نمبر ۲۳۹

اخبار احمدیہ

ربوہ ۹ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ

درد نقرس کی تکلیف ہے

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— حضرت مرزا شریف احمد صاحب مدظلہ العالی کو تا حال آنکھوں میں تکلیف کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

— محترمہ سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کو کل درد اور بے چینی کی تکلیف رہی اور رات کو بے خوابی بھی رہی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت عطا فرمائے آمین

مصنوعی سیاروں اور خودکار راکٹوں پر بین الاقوامی کنٹرول کی روسی تجویز

امریکہ کی طرف سے روس کے ساتھ گفت و شنید پر آمادگی کا اظہار

واشنگٹن ۹ اکتوبر۔ روس کمیونسٹ پارٹی کے سربراہ مسٹر خروشچیف نے مصنوعی سیاروں اور خودکار راکٹوں پر بین الاقوامی کنٹرول کی جو تجویز پیش کی ہے۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے کہا ہے۔ کہ امریکہ اس مسئلہ پر روس کے ساتھ بات چیت کرنے کو تیار ہے۔ مسٹر ڈلس نے کل اخبار نویسوں سے گفتگو کے دوران امریکہ کی طرف سے گفت و شنید پر آمادگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا یہ بات چیت اقوام متحدہ کے تحت ہونی چاہیئے۔ کل مسٹر خروشچیف نے ایک بیان میں یہ تجویز پیش کی تھی کہ مصنوعی سیاروں اور خودکار راکٹوں کو بین الاقوامی نگرانی میں لینے کے لئے امریکہ اور روس کے درمیان سمجھوتہ ہونا چاہیئے۔ اور اگر یہ سمجھوتہ ہو جائے تو روس اپنے چھوڑے ہوئے مصنوعی سیارے اور میزائل بین الاقوامی نگرانی میں دینے کو تیار ہے۔ کل امریکی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے بھی مسٹر خروشچیف کی تجویز کا ذکر کرتے ہوئے کہا جس قسم کے سمجھوتے کا مسٹر خروشچیف نے ذکر کیا ہے۔ وہ تخفیف اسلحہ کے عام سمجھوتے کا ایک حصہ ہونا چاہیئے۔ ترجمان نے مزید کہا مغربی طاقتوں نے تخفیف اسلحہ کا جو نیا منصوبہ پیش کیا تھا اس میں بھی مصنوعی سیاروں اور خودکار راکٹوں پر کنٹرول کی تجویز شامل تھی۔

— کراچی ۹ اکتوبر۔ شام اور پاکستان کی حکومتوں نے تجارت کے باہمی سمجھوتے کی توثیق کر دی ہے۔ اس پر گزشتہ ماہ کی ۲۶ تاریخ سے عمل شروع ہوا ہے۔

کشمیر کے منصفانہ حل کے لئے پاکستان کا مضبوط اور طاقتور ہونا بہت ضروری ہے

جھنگ کے جلسۂ عام میں وزیر اعظم جناب حسین شہید سہروردی کی تقریر

مگھیانہ ۹ اکتوبر۔ وزیر اعظم پاکستان جناب حسین شہید سہروردی نے کہا ہے کہ کشمیر کے مناسب اور منصفانہ حل کے لئے پاکستان کا مضبوط اور طاقتور ہونا ضروری ہے۔ کل آپ نے جھنگ میں ایک جلسۂ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہمیں یہ امر کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ کمزور پاکستان اپنے مطالبات نہیں منوا سکتا۔ مطالبات منوانے کے لئے یہ امر نہایت ضروری ہے۔ کہ ہم ملک کو مضبوط سے مضبوط تر کریں۔ اور اسے زیادہ سے زیادہ طاقتور بنائیں — تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کشمیر کے مسئلہ میں تمام اسلامی ممالک پاکستان کے حامی ہیں۔ اسی طرح برطانیہ اور امریکہ کی متوقع حمایت کے باعث اس بات کا امکان نہیں ہے۔ کہ اس مسئلہ پر جنرل اسمبلی میں روس پاکستان کی مخالفت کرے گا۔ یہ صورت حال اس بات کی دلیل ہے کہ پاکستان کو اچھے دوست مل گئے ہیں۔ آپ نے صوبہ پرستی اور علاقائی تعصب کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ اگر ہم ایسی باتوں میں الجھے رہے۔ تو ہم کمزور ہو جائیں گے۔ اور ہمیں اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ ون یونٹ کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا انتخابات سے پہلے یا انتخابات کے بعد یونٹ ٹوٹنے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ آپ نے خبردار کیا کہ اگر اس مسئلہ کو اب چھیڑا گیا۔ تو اس سے انتخابات کھٹائی میں پڑ جائیں گے۔

امریکہ بھی عنقریب ایک خودکار راکٹ چھوڑیگا

واشنگٹن ۹ اکتوبر۔ کل حکومت امریکہ کے ایک ترجمان نے اس امر کا انکشاف کیا۔ کہ عنقریب امریکہ بھی فضا میں ایک خودکار راکٹ چھوڑے گا۔ جو ایک ہزار میل سے بھی زیادہ بلندی تک جائے گا۔ ترجمان نے کہا۔ یہ راکٹ پہلے ہی چھوڑنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ لیکن موسم کی خرابی کی وجہ سے یہ چھوڑا نہیں جا سکا۔ موسمی حالات بہتر ہوتے ہی اسے ہزار میل کی بلندی سے چھوڑا جائے گا۔

قادیان میں جلسہ سالانہ کا انعقاد

مقامی دوستوں کے علاوہ ۱۳ پاکستانی اور ۱۲۱ ہندوستانی زائرین کی شرکت

قادیان سے ۶ اکتوبر کی چلی ہوئی مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی تار ملی ہے۔ کہ جلسہ قادیان خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیابی کے ساتھ شروع ہو گیا ہے۔ جلسہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ جلسہ میں مقامی دوستوں کے علاوہ ۱۳ پاکستانی اور ایک سو اکیس ہندوستانی زائرین شریک ہوئے۔ دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ملک عبدالرحمن صاحب خادم کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۹ اکتوبر (بذریعہ فون) مکرم جناب ملک عبدالرحمن صاحب خادم امیر جماعت احمدیہ گجرات کی صحت کے متعلق لاہور سے حسب ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے۔

رات بے چینی اور بے خوابی کی شکایت رہی۔ رات کو ٹمپریچر بھی بڑھ گیا صبح بے چینی اور بھی بڑھ گئی۔ پہلے تو دن کے وقت کافی سکون رہتا تھا لیکن آج تو دن کو بھی بے چینی اور گھبراہٹ ہے صبح سے ہی ہوئی تھی۔ کل جو X Ray لیا گیا تھا۔ اس کی رپورٹ کے مطابق پھیپھڑے کا پانی پہلے کی نسبت کچھ کم ہے۔ احباب التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مکرم خادم صاحب کو کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۷ء

سیرت النبیؐ کے جلسے

مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۵۷ء کو تمام مسلمانوں نے میلاد النبیؐ کا دن منایا ہے۔ یہ دن متحدہ ہندوستان میں کب سے منایا جاتا ہے۔ اس کے متعلق صحیح علم نہیں لیکن یہ حقیقت ہے کہ حنفی فرقہ یوم میلاد النبی ایک مدت سے مناتا ہے۔ اس دن کے منانے کے طریقے مختلف ہیں۔ لیکن زیادہ تر جو طریقہ رائج ہے وہ یہ ہے کہ محلوں میں مجالس میلاد منعقد کی جاتی ہیں جن میں کوئی خوش الحان واعظ آنحضرتؐ کے مناقب بیان کرتا ہے۔ اور نعت خوان نعتیں پڑھتے ہیں۔ اور اجتماعی طور پر درود شریف بلند آواز سے پڑھا جاتا ہے کہیں کہیں مجالس قوالی برپا کی جاتی ہیں۔

الغرض ایک مدت سے یہی طریق رائج چلا آرہا ہے۔ آنحضرت صلعم کے مناقب بیان کرنا اور آپ کی شان اور اوصاف کا ذکر کرنا آپ پر درود بھیجنا نہایت ثواب کا کام ہے۔ لیکن جس طریقہ سے ہماری مجالس میلاد میں یہ کیا جاتا ہے وہ تبلیغی لحاظ سے شاید اتنا مفید طریقہ نہیں ہے۔ جو لوگ ان مجالس میں حصہ لیتے ہیں بے شک ان کی ذات کو روحانی فائدہ ہوتا ہے اور یہ کوئی کم فائدہ نہیں ہے۔ پھر بھی چونکہ ہم اس سے تبلیغی مقاصد بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس لئے اس طریقے کو اور بھی وسعت دی جا سکتی ہے۔

چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس کو محسوس کیا۔ اور اس کی وضاحت کے لئے ہم ذیل میں ایک طویل اقتباس "سلسلہ احمدیہ" مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے سے درج کرتے ہیں۔

"۱۹۲۸ء کے اوائل میں ایک ایسا قدم اٹھایا۔ جو نہ صرف مسلمانوں کو مسلمانوں کے ساتھ بلکہ مسلمانوں کو ہندوؤں اور دوسری غیر مسلم اقوام کے ساتھ محبت اور موالات کی پختہ زنجیر میں پرونے والا تھا آپ نے ملک کی زہر آلود فضا کو دیکھتے ہوئے یہ تجویز فرمائی کہ چونکہ ہندوستان کی مختلف قوموں کے باہمی افتراق کی ایک بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ ایکدوسرے کے مذہبی پیشواؤں کو محبت اور عزت کی نظر سے نہیں دیکھا جاتا اس لئے کوئی ایسا طریق اختیار کرنا چاہیئے۔ جس سے مختلف قوموں میں ایک دوسرے کے مذہبی بزرگوں کے لئے عزت اور محبت کے جذبات پیدا ہو جائیں۔

اس اصول کے ماتحت آپ نے یہ تجویز فرمائی۔ کہ ہر قوم اپنے اپنے مذہب کے بانی اور پیشوا کی سیرت و سوانح کے بیان کرنے کے لئے سال میں ایک دن منایا کرے اور اس دن نہ صرف خود اس مذہب کے پیرو بلکہ دوسرے مذاہب کے متبعین بھی ایک پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر اس مذہب کے بانی کے پاکیزہ حالات لوگوں کو سنائیں تا کہ لوگوں کے دلوں سے بدگمانی اور نفرت کے جذبات دور ہو کر ان کی جگہ حسن ظنی اور محبت کے جذبات پیدا ہو جائیں۔ آپ نے فرمایا کہ آئندہ ہم لوگ مقدس بانئے اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور حالات سنانے کے لئے سال میں ایک دن ملک کے ہر شہر اور ہر قصبہ میں جلسہ کیا کریں گے۔ اور ہماری طرف سے لوگوں کو یہ عام دعوت ہے۔ کہ دوسرے مذاہب کے لوگ بھی ہمارے پلیٹ فارم پر آکر ہمارے رسولؐ کے پاکیزہ حالات پر اظہار خیال کریں۔ تا کہ یہ آپس کی دوری کم ہو۔ اور ایک دوسرے کے متعلق محبت اور قدر شناسی کے جذبات پیدا ہونے شروع ہو جائیں۔ چنانچہ آپ کی اس تجویز کے مطابق آنحضرت صلعم کے متعلق اس قسم کا دن ۱۹۲۸ء سے لے کر اب تک جماعت احمدیہ کے انتظام کے ماتحت ہندوستان کے ہر شہر اور ہر قصبہ میں جہاں جہاں احمدی پائے جاتے ہیں۔ ہر سال منایا جاتا ہے۔ اور یہ ایک بڑی خوشی کی بات ہے۔ کہ کئی شریف اور معزز ہندو صاحبان اور سکھ صاحبان اور عیسائی صاحبان ہمارے ان جلسوں میں شریک ہو کر آنحضرت صلعم کی پاکیزہ سیرت اور پاک تعلیم اور نیک کارناموں کے حالات سناتے ہیں۔ جن سے آہستہ آہستہ ملک کی فضا بہتری کی طرف مائل ہو رہی ہے"۔

(سلسلہ احمدیہ صفحہ ۲۹۶-۲۹۷)

یہ دونوں قسم کے جلسے اب تک جماعت احمدیہ تمام دنیا میں مناتی ہے۔ اور اس سے جو فائدہ ہوا ہے۔ اور باتوں کو چھوڑ کر صرف اتنی ہی بات قابل قدر ہے بعض غیر مسلموں نے آنحضرت صلعم کے حالات بغور مطالعہ کئے ہیں۔ اور ان اجلاس میں اپنی آراء آپ کی اور اسلام کی خوبیوں کے متعلق پیش کی ہیں۔ یہ ایک عظیم تبلیغی کام ہے جو صرف یوم سیرت النبیؐ اور یوم پیشوایان مذاہب کے جلسوں سے سرانجام پا رہا ہے

نمونہ کے لئے ذیل میں ہم ایک ہندو دوست کی رائے ہفت روزہ نوجوان مدراس مورخہ ۲۱/۹/۵۷ سے بعینہٖ نقل کرتے ہیں۔

اسلام اور آنحضرت صلعم کی شان کے متعلق ایک ہندو اخبار نویس کے یہ اقوال یقیناً غیر مسلموں کی آپ اور اسلام کے متعلق آراء میں ایک گراں قدر اضافہ ہے۔ اور جو لوگ تبلیغ اسلام سے دل چسپی رکھتے ہیں وہ دیکھ سکتے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے سے جماعت احمدیہ نے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کو کتنا آگے بڑھا دیا ہے "آزاد نوجوان" کا اقتباس تمام کا تمام حسب ذیل ہے:۔

"احمدیہ مسلم مشن مدراس کے اسلامک سنٹر میں زیر صدارت مکرم محمد کریم صاحب نوجوان ایڈیٹر آزاد نوجوان مدراس گذشتہ یکشنبہ ۱۵ ستمبر کی شام سیرت النبیؐ صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ڈی۔ ایم۔ کے لیڈر مسٹر پی بالا سبرامنیم ملیالہ ایڈیٹر دی سنڈے آبزرور نے بانی اسلام سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا:۔

ادیان عالم میں انسانی ہمدردی کی ایک عملی کیفیت سوائے اسلام کے اور کہیں نہیں پائی جاتی۔ اسلام ایک ایسا بے نظیر مذہب ہے جو خود غرضوں کی پیدا کردہ تمام رنگ روپ، نسل، قوم، امیر، غریب ادنےٰ اور اعلیٰ کے انسانی امتیازات کو مٹا کر انسانیت کو ایک سطح پر لے آتا ہے۔

عالمگیر برادری، انصاف، ہمدردی امن، آزادی اور خود داری کے زرین اصول اگر مذہب میں کہیں پائے جاتے ہیں تو وہ صرف اور صرف اسلام ہے۔ اسلام نے نہ صرف ان زرین اصول زندگی کو پیش کیا بلکہ زندگی کے ان بلند اصولوں کی خلاف ورزی کرنے والوں کی رد میں علم بغاوت بھی بلند کیا۔ اور ایسے عناصر کو سوسائٹی سے ہٹا کر چھوڑا جو مذہب کے نام پر انسانیت میں تفرقہ پیدا کرتے ہیں اور خدا اور بندہ کے درمیان بیجا طور پر حائل ہو جاتے ہیں۔

میں اسلام سے گہری دل چسپی رکھتا ہوں۔ میرے لئے اسلام اس لئے بھی پسندیدہ ہے کہ اس میں اونچ نیچ اور ذات پات کے امتیازات نظر نہیں آتے۔ اسلام کا انسانی اور عملی پہلو اپنے اندر ایک ایسی خوبی رکھتا ہے کہ کسی شخص کو اپنا بے جا تسلط قائم کرنے کی گنجائش نہیں دیتا انسان کی خود مختاری اور آزادی کا اسلام اس قدر قائل ہے کہ سوائے اللہ تعالےٰ کے اور کسی کے سامنے مسلمان کو جھکنے نہیں دیتا۔ ہمارے یہاں ہندوستان میں لوگ ہاتھ جوڑ کر نمستے کرتے ہیں۔ اس کے معنے ہیں "میں آپ کا غلام ہوں"

(باقی صفحہ ۸ پر)

میلاد النبیؐ کی مبارک تقریب اور عالمِ اسلام

از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلادِ عربیہ

حال ہی میں پاکستان کے طول و عرض میں میلاد النبیؐ کی مبارک تقریب منائی گئی ہے۔ ہر گروہ۔ اور ہر طبقہ عقیدت و محبت کے پھول نچھاور کر رہا ہے۔ ادبأ اور علمأ قلم و زبان سے سیرت مبارکہ کے موضوع کے مختلف عناوین پر اظہار خیالات کر رہے ہیں۔ شعرأ اپنے نعتیہ کلام سے عشقِ رسولؐ کا اظہار کر رہے ہیں۔ لیکن کیا سال میں یہ دن صرف اس غرض کے لئے آتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت میں ایک جلسہ کر لیا۔ تقاریر کروا لیں۔ یا چراغاں کر دیا۔ اگر آج عالمِ اسلامی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ اور آپ کی شخصیت مقدسہ کے فلسفہ اور غرض و غایت کو سمجھ جائے اور اس کو زندگی کے ہر شعبہ میں عملی جامہ پہنایا جائے۔ تو مسلمانوں کے گھرانے برکت و مسرت سے پُر ہو جائیں۔ دنیا میں امن اور خوشحالی کا دور دورہ ہو۔ اخوت اسلامیہ کے قیام سے دنیا کا ہر مسلمان ایک چٹان کی طرح ہو۔ جس پر اگر کوئی حملہ کرے۔ تو وہ تباہ ہو جائے۔ اور جس پر وہ گرے۔ اس کو بھی چکنا چور کر دے۔ عالمِ اسلامی کی طرف کوئی ترچھی نگاہ سے نہ دیکھ سکے۔ مگر افسوس کہ اس اہم مبارک اور تاریخی دن کے فلسفہ کو فراموش کر دیا جاتا ہے۔

پاکستان ایک اسلامی جمہوریہ ہے۔ حکومت اور عوام اس دن سے عظیم الشان سبق حاصل کر سکتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی رحمۃ للعالمین تھی۔ چونکہ یہ خطاب آپ کو خالق کون و مکان کی طرف سے ملا تھا۔ اس لئے آپ کی حیات مبارکہ کا ہر فعل و عمل آپ کا اٹھنا بیٹھنا۔ سونا۔ کھانا پینا آپ کی گھریلو زندگی آپ کا اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ سلوک۔ اپنے اقربأ و احبأ کے ساتھ تعلقات۔ آپ کی عبادت اور خدا تعالےٰ کے حضور راز و نیاز کی باتیں کرنا دشمنوں کے ساتھ برتاؤ۔ جنگوں اور فتوحات میں آپ کا رویہ، فقرأ و مساکین دیتامیٰ کے ساتھ سلوک ملکی معاملات کے چلانے اور بیرونی ممالک کے نمائندگان کے ساتھ گفتگو وغیرہ۔ الغرض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی کا ہر فعل و قول دنیا کے لئے ایک نمونہ تھا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے بھی ارشاد فرمایا کہ

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔

ہمارے سامنے یہ ایک زندہ اور تاریخی حقیقت موجود ہے۔ کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ مبارکہ کی بدولت دنیا میں انقلاب عظیم برپا ہوا۔ بدترین دشمن نے بھی آپ کو خراج تحسین پیش کیا۔ ایک مردہ قوم کو آپ نے زندہ کیا۔ نہ صرف زندہ کیا۔ بلکہ اس قوم کے سنہری کارناموں نے اس قوم کو خالد بنایا۔ بانیٔ احمدیت حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس عظیم الشان کارنامہ کو یوں نظم فرمایا ہے۔ ؎

أحییت أموات القرون بجلوۃ
ما ذا یماثلک بھذا الشان

یعنے اے رسول عربی تو نے کئی صدیوں کے مردہ صفت لوگ زندہ کر دیئے اور ان کو زندگی کا فلسفہ سمجھا دیا ہے۔ یہ وہ عظیم الشان کارنامہ ہے کہ دنیا کا کوئی شخص اس فضیلت میں بانیٔ اسلام کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب مبارک پر قرآن کریم کا نزول ہوا۔ جو ایسا عظیم الشان صحیفۃ السماویہ ہے کہ خود خدا تعالےٰ نے فرمایا۔

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔

قرآن کے نزول نے آپ کو روحانیت اخلاق اور پاکیزگی کا ایک عدیم المثال نمونہ بنا دیا اسی لئے خدا تعالےٰ نے آپ کے متعلق ارشاد فرمایا۔

ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔

یعنے اگر تم خدا تعالےٰ سے تعلقات محبت و رضا قائم کرنا چاہتے ہو۔ تو تم رکھو۔ کہ تم میری اتباع کرو۔ اس پیروی اور اتباع کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ تم سے محبت کرے گا۔

اس آیت کریمہ کی حقیقی اور عملی تفسیر کر کے قرآن کریم کی ایک آیت میں یوں کی گئی ہے۔

ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مٹھی کو خدا تعالیٰ کی مٹھی اسلئے کہا گیا کہ اس مٹھی سے دشمن کے خیمے اڑ گئے۔ ان کی آنکھوں میں کنکر پڑے۔ اور اپنے ہتھیار وہ خود ہی چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اور دشمن کی صف اور عسکری پوزیشن آناً فاناً کمزور ہو گئی۔ اور وہ مٹھی ریت کی جو دراصل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہی دشمنوں کی طرف پھینکی تھی۔ ایک مٹھی میں خدا تعالےٰ نے وہ برکت دی کہ مومنوں کے دل خوش ہو گئے۔ اور اعداد مایوس اور ان کو انتہائی ذلت و نکبت ہوئی۔ بانیٔ اسلام کو جو یہ عظیم الشان مرتبہ حاصل ہوا ہے۔ تو اس کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ حضور، آپ نے ہی حقیقی توحید کا قیام دنیا میں کیا ہے۔ اور آپ خدا تعالےٰ کے سب سے بڑے عاشق تھے۔ اور اس کی رضا کے حصول کے لئے لیل و نہار کوشاں رہے۔ نعمت نبوت سے پہلے ہی آپ غاروں میں جا کر خدا کو یاد فرمایا کرتے۔ اور اس کی محبت میں آنسو بہاتے۔ اور اسی محبت و عشق نے آپ کو نورِ نبوت عطا فرمایا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے بھی آپکو یہ عظیم الشان ابدی انعام عطا فرمایا۔ کہ مومنوں پر یہ فرض قرار دیا کہ خدا تعالےٰ کے بعد اگر محبت اور عشق و اتباع کے قابل کوئی ہے تو وہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ہیں

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

میں بھی یہی فلاسفی بیان کی گئی ہے۔

حضرت بانیٔ احمدیت کیا ہی خوب فرماتے ہیں۔ ؎

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ ہستی باری تعالےٰ پر زندہ دلیل ہے اگر سیرت رسولؐ کا بنظر غائر مطالعہ کیا جائے تو مقام رسول کی حقیقت آپ کے عظیم الشان کارناموں کا علم ہو سکتا ہے۔ اور ہم اپنی زندگیاں ... عظیم الشان ... پیدا کر سکتے ... ہی برکات کا فیض

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سب سے کامل انسان اور کامل نبی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں

"وہ انسان جس نے اپنی ذات سے اپنی صفات سے اپنے افعال سے اپنے اعمال سے اور اپنے روحانی اور پاک قویٰ کے پُر زور دریا سے کمال تام کا نمونہ علماً و عملاً و صدقاً و ثباتاً دکھلایا۔ اور انسان کامل کہلایا ...... وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا۔ اور کامل نبی تھا۔ اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی۔ اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا۔"

(اتمام الحجہ صفحہ ۲۸)

جنگ میں استعمال ہونے والی زہریلی گیسیں

(قسط تیسری)

تیسری بات

یہ ہے کہ جو مرکب وار گیس کے طور پر استعمال ہونے کے لئے منتخب کیا جائے۔ وہ ایسا ہونا چاہیئے کہ بغیر کیمیائی تغیر کے اس کو کافی عرصہ تک محفوظ رکھا جا سکے۔ اگر وہ مرکب ایسا ہو جو دھاتوں پر اثر کرتا ہو تو ان کو ذخیرہ کرنے کے لئے لوہے کی ٹینکیوں کی بجائے خاص قسم کی ٹینکیاں بنانی پڑیں گی۔ پھر جن آلات میں ان کو بھرا جائیگا۔ وہ بھی خاص قسم کے بنانے پڑیں گے۔ اگر عام دھات کے بم استعمال کئے جائیں۔ تو ان کی اندرونی سطح کو گیس کے اثر سے بچانے کے لئے خاص قسم کی تہ چڑھانی پڑے گی۔ صرف اتنے سے کام کے لئے نئے کارخانے بنانے ہوں گے۔ اور اخراجات نیز کام میں معتد بہ اضافہ ہو جائے گا۔ مثال کے طور پر برومین (Bromine) کے مرکبات اپنے خواص اور اثرات کے اعتبار سے نہائت ہی موزوں وار گیسیں ہیں۔ لیکن چونکہ یہ مرکبات لوہے اور فولاد کو کھا جاتے ہیں۔ اس لئے ان کا استعمال بہت محدود ہے۔

چوتھا ضروری امر

یہ ہے کہ وہ ایسا مرکب ہونا چاہیئے جس پر نمی اور ہوا اثر انداز نہ ہو۔ اگر نمی یا ہوا سے اس میں تغیر پیدا ہونے کا امکان ہو تو لامحالہ ذخیرہ کرنے اور بموں میں بھرنے وقت برتنوں میں سے ہوا خارج کرنی پڑے گی۔ جو اپنی ذات میں نہایت دقت طلب امر ہے۔ کسی برتن میں سے ہوا کا خارج کرنا بڑی محنت چاہتا ہے۔ اس کے علاوہ جب اس مرکب کو پھینکا جائیگا۔ تو بہر حال ہوا اور نمی اس کو لگے گی۔ اگر ان حالات میں اس کی کیمیائی ساخت میں تغیر آ جائے۔ تو اس کا زہریلا اثر برقرار نہیں رہ سکتا۔ مثال کے طور پر فاسجین Phosgene کو لے لیجئے۔ یہ نہایت زہریلا مرکب ہے۔ لیکن آبی بخارات سے مل جانے کے بعد وہ نمک کے تیزاب میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اور نمک کا تیزاب ایسی شے ہے۔ جو دھاتوں کو کھا جاتا ہے۔ اب ظاہر ہے۔ کہ ایسی گیس سے بھرے جانے والے بموں میں خاص احتیاطوں کی ضرورت ہوگی۔ جن کی وجہ سے تیاری مشکل ہو جائے گی۔

پانچویں بات

یہ ہے کہ وار گیس ایسی ہونی چاہیئے۔ جو حرارت اور دباؤ سے زیادہ متاثر نہ ہوتی ہو کیونکہ گیس کے بموں کو عموماً توپوں کے ذریعہ پھینکا جاتا ہے۔ توپ کو چلانے کے لئے جو بارود استعمال ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے درجہ حرارت قریباً ۳ ہزار درجہ سینٹی گریڈ تک پہنچ جاتا ہے۔ پھر دباؤ کا یہ عالم ہوتا ہے۔ کہ ایک مربع انچ سطح پر اسی ہزار پونڈ کا دباؤ پڑتا ہے۔ اس قدر بلند تپش اور شدید دباؤ کے باوجود اگر بم میں بھری جانے والی گیس اپنی حالت پر قائم رہے۔ تب تو وہ استعمال ہو سکتی ہے۔ ورنہ عملاً وہ بیکار ثابت ہوگی۔ یہ ایسی کڑی شرط ہے۔ جس پر کم اشیاء پوری اترتی ہیں۔

چھٹی بات

جس کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ وہ مرکب کی طبعی حالت ہے۔ اگر عام حالت میں کوئی مرکب گیس کی حالت میں پایا جاتا ہو تو اس کی بہت تھوڑی مقدار بم میں بھری جا سکے گی۔ کافی مقدار میں بھرے جانے کے لئے ضروری ہے کہ وہ معمولی دباؤ سے مائع حالت میں تبدیل ہو جائے۔ تاکہ ایک بم میں اس کی کافی مقدار بھری جا سکے۔ ہائیڈروسائنک ایسڈ (Hydrocyanic acid) اور (carbon mono oxide) بڑی زہریلی گیسیں ہیں لیکن ان کو بموں میں استعمال نہیں کیا جا سکتا کیونکہ وہ آسانی سے مائع حالت میں تبدیل نہیں ہوتیں۔ ان چھ باتوں کے علاوہ اور بہت سے کیمیائی اور طبعی خواص ایسے ہیں۔ جن کا اثر مرکب کے انتخاب پر اثر انداز ہوتا ہے۔

ضروریات جنگ کے اعتبار سے وار گیس کے لئے زہریلی ہونے کے علاوہ یہ بھی ضروری ہے کہ اس کا اثر فوری ہو۔ ورنہ زیادہ مفید ثابت نہیں ہوگی۔ ہائیڈروسائنک ایسڈ گیس (Hydrocyanic acid gas) صرف دو مرتبہ سانس لینے سے انسان ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس مسٹرڈ گیس (Mustard gas) کا اثر ایک گھنٹے بعد ہوتا ہے۔ لہٰذا حملہ آور ہونے کی صورت میں اول الذکر دوسرے کی نسبت بہتر ہے دوسری بات یہ ہے۔ کہ اگر وار گیس فوری ہلاک کرنے والی نہ ہو۔ تو اس کے پیدا کردہ زخم ایسے ہونے چاہئیں۔ جو آسانی سے مندمل نہ ہوں۔ مسٹرڈ گیس (Mustard gas) کے زخم نہائت تکلیف دہ ہونے کے علاوہ بہت دیر میں ٹھیک ہوتے ہیں۔ اسی کی وجہ سے اسکو (King of war gases) یعنی زہریلی گیسوں کا بادشاہ کہتے ہیں۔ جب مریض جلد اچھا نہیں ہوگا۔ تو زیادہ ڈاکٹروں۔ نرسوں۔ دواخانوں اور امداد دینے کی ضرورت ہوگی۔ اور اخراجات اور انتظامات کا بوجھ بہت بڑھ جائے گا۔

تیسری بات۔ یہ ہے۔ کہ وہ حفاظتی کپڑوں میں سے گذر جانے کی اہلیت رکھتی ہو۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ گیس ماسک لگا لینے کے بعد ایک سپاہی کی کارکردگی صرف ۱/۲ رہ جاتی ہے اب اگر اسے گیس سے محفوظ رہنے کے لئے گیس ماسک کے علاوہ مزید کپڑے وغیرہ استعمال کرنے پڑیں تو وہ جنگ کے اعتبار سے بالکل بے کار ہو جاتا ہے۔

چوتھی بات۔ یہ ہے کہ وار گیس بے رنگ اور بے بو ہونی چاہیئے۔ تاکہ قبل از وقت احتیاطی تدابیر اختیار نہ کی جا سکیں۔ اور اس کو قبل از وقت شناخت نہ کیا جا سکے ضروری شرائط میں سے چند کا ذکر کر دینے کے بعد اب میں صرف ایک گیس کا کسی قدر تفصیل سے ذکر کروں گا۔ اس غرض کے لئے میں نے King of war gases یعنی مسٹرڈ گیس Mustard gas کو منتخب کیا ہے۔

مسٹرڈ گیس کے خواص

اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔ کہ کیمیائی جنگ کا آغاز ۲۲ اپریل ۱۹۱۵ء کو ہوا جب کہ جرمنوں نے کلورین گیس سے حملہ کیا۔ لیکن اتحادیوں نے بہت جلد اس کا توڑ گیس ماسک کی شکل میں نکال لیا۔ جرمن نئی نئی گیسیں استعمال کرتے گئے۔ اور اتحادی اسی کے مطابق گیس ماسک میں تبدیلی کر کے ان کے حملوں کو بیکار کرتے رہے بالآخر جرمنوں کو خیال پیدا ہوا کہ ایسی چیز تیار کی جائے جو یا تو گیس ماسک (gas mask) کے اندر بھی داخل ہو سکے۔ یا پھر جسم کے دوسرے حصوں پر اثر انداز ہو دو سال کے اندر اندر وہ مسٹرڈ گیس بڑے پیمانے پر تیار کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ جس میں اوپر کی بیان کردہ دونوں خوبیاں پائی جاتی ہیں یہ گیس ماسک کے اندر بھی چلی جاتی ہے۔ اور جسم کے دوسرے حصوں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ اس کا پہلا استعمال ۱۲ جولائی ۱۹۱۷ء کو ہوا۔ اور اسے بھی ایپرس کے محاذ پر آزمایا گیا۔ اتحادیوں کے لئے یہ نئی مصیبت تھی۔ جس کا توڑ وہ جنگ کے آخر تک نہ نکال سکے۔ اور ہزارہا افراد لقمہ اجل ہو گئے۔ جب اس گیس سے بھرے ہوئے شیلز (Shell) اتحادی فوجوں کے درمیان پھٹے تو فوری طور پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ تھوڑی دیر بعد سپاہیوں کو چھینکیں آنے لگیں اور گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ بعد زہریلا اثر نمایاں ہوا۔ پہلے تو استفراغ کی سی کیفیت پیدا ہوئی۔ پھر آنکھیں سوجنے لگیں۔ اس کے بعد کھجلی شروع ہوئی۔ پھر آبلے نمودار ہوئے۔ دواخانے پہنچنے تک تقریباً سارے سپاہی اندھے معلوم ہوتے تھے۔ اور بغیر سہارے ان کا کھڑا ہونا بھی دوبھر تھا۔ اس گیس کے حملے پھر باقاعدہ ہونے لگے اور تین ہفتوں کے اندر چودہ ہزار سے زائد سپاہی بیکار ہو گئے۔ اور قریباً ۵۰۰ اموات واقع ہوئیں جولائی سے لے کر نومبر تک اتحادیوں کے مجروحین کی تعداد صرف اسی گیس کی وجہ سے پونے دو لاکھ تک پہنچ گئی۔ اور جانی نقصان کا اندازہ دو ہزار سے زائد ہے۔ جنگ کے دوران میں جرمنوں نے قریباً بارہ ہزار ٹن مسٹرڈ گیس استعمال کی اور صرف اس کی وجہ سے چار لاکھ افراد مجروح یا ہلاک ہوئے۔

یہ گیس الکحل گندھک اور کلورین سے تیار کی جاتی ہے۔ اپنی ظاہر شکل میں یہ ایک شفاف سی مائع ہوتی ہے۔ جو تیل سے مشابہ ہوتی ہے اس کا درجہ کھولاؤ ۲۱۷ درجہ سینٹی گریڈ ہے اس کے بخارات ہوا سے قریباً ۶ گنا بھاری ہوتے ہیں۔ اس لئے اگر کسی میدان میں خندقیں یا گڑھے ہوں تو وہاں بہت دیر تک جمع رہتی ہے۔ اسی خاصیت کی وجہ سے اس گیس کو ایسی جگہ استعمال نہیں کیا جاتا جہاں حملہ کے بعد قبضہ کرنا مقصود ہو۔ اگر ہوا میں اس کی تھوڑی مقدار موجود ہو تو اس کی کوئی بو نہیں ہوتی۔ لیکن اگر زیادہ مقدار میں ہو تو رائی کی سی بو معلوم ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے اسے مسٹرڈ گیس کہتے ہیں ورنہ Mustard یعنی رائی سے کیمیائی طور پر اس کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

اگر ہوا میں اس کی مقدار ۰۱۵ء ملی گرام فی ہزار مکعب سم بھی ہو تو ایسی ہوا میں دس منٹ سانس لینے کے بعد ہلاک ہو جانے کا اندیشہ پیدا ہو جاتا ہے اگر اس کی مقدار ایک ملی گرام کا چھ ہزارواں حصہ بھی ہو۔ اور کوئی شخص ایک گھنٹے تک اس ہوا میں رہا ہو تو اس کی آنکھیں متورم ہو جائیں گی اور وہ کام کے قابل نہیں رہیگا۔ چونکہ اس کا اثر فوری طور پر نہیں ہوتا۔ اس لئے سپاہیوں کو خطرے کا علم ہی نہیں ہوتا۔ یہاں تک کہ زہریلے اثرات ظاہر ہونے لگتے ہیں اور پھر اس کا علاج مشکل ہو جاتا ہے۔ پانی میں یہ حل پذیر نہیں ہے۔ مگر پانی آہستہ آہستہ اس کو دوسرے کیمیائی مرکبات میں تبدیل کر دیتا ہے۔ جو مضر نہیں ہوتے۔ اس کے اثر کو زائل کرنے کے لئے چونے کا کلورائیڈ (بلیچنگ پوڈر) عام طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ گیس ماسک میں سے بھی گذر جاتی ہے نہ کپڑا اسے روک سکتا ہے۔ نہ ربڑ اور نہ چمڑا۔ یہی وجہ ہے کہ باوجود گیس ماسک کے آنکھیں۔ کان۔ حلق۔ سب متاثر ہوتے ہیں۔ بڑے بڑے بوٹوں کے باوجود پاؤں پر بھی اثر ہوتا ہے۔ کھجلی اور آبلوں کی وجہ سے انتہا تکلیف ہوتی ہے۔ اور مریض موت کو زندگی پر ترجیح دینا پسند کرتا ہے۔

درخواست ہائے دُعا

۱۔ خاکسار کے بڑے بھائی مولوی محمد اشرف صاحب ساکن کڑیانوالہ ضلع گجرات کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ مگر اب ان کی حالت بہت تشویشناک ہو گئی ہے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان میرے بھائی کی صحت کے واسطے دردِ دل سے دُعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل صحت عطا فرمائے۔

(حافظ محمد افضل احمدی کاتب از ربوہ)

۲۔ مکرم ڈاکٹر محمد حسین خان صاحب آف ماڑی بیچیاں عرصہ دراز سے بیمار چلے آ رہے ہیں احباب سے درخواست دُعا ہے۔

(محمد سعید ارشد جناب کمیشن ایجنسی غلہ منڈی جڑانوالہ)

خانیوال، حافظ آباد اور گوجرانوالہ کی مجالس خدام الاحمدیہ کا امدادی کام

پانی میں گھرے ہوئے دیہات میں جاکر ادویات، خوراک اور پارچات کی وسیع پیمانہ پر تقسیم

حافظ آباد

خدام الاحمدیہ حافظ آباد کا تبلیغ گروپ جلالپور موٹر اور سائیکلوں سے پہنچا۔ اور ۱۷ ستمبر کو ۵ میل پیدل چل کر اور بوجھ اٹھا کر موضع ٹھٹھہ رحماں میں گیا۔ اور ۱۷ غریب گھروں میں فی گھر ۵ سیر کے حساب سے غلہ تقسیم کیا اور دو کھیس غریب عورتوں کو دئیے۔ محمد ولد تاجا کے مکان کی چھت پر ایک سو ٹوکری مٹی ڈالی۔ یہاں کے ۱۴۴ رہائشی کمرے بالکل زمین سے مل گئے ہیں۔ صرف ایک پختہ مسجد کھڑی ہے۔ یہاں کے اکثر باشندے سڑا ہوا غلہ اور سیاہ شدہ چنے کھانے پر مجبور ہیں۔ پھر ہمارا وفد ۱۷ اکرہی موضع بیر مختار میں گیا۔ جو کہ ۵ میل دور ہے۔

گوجرانوالہ سے وفد کی آمد

پھر ۲۰ ستمبر کی شام کو گوجرانوالہ کے خدام کا ایک وفد حافظ آباد پہنچا۔ اور ۲۱ ستمبر کو پھر خدام کا ایک وفد گیا اور جلال پور سے آگے چار میل پیدل چل کر اور غلہ اور کپڑوں کے گٹھڑوں کا بوجھ اٹھا کر موضع ٹھٹھہ رحماں میں پہنچا۔ اور وہاں پر ۱۹ نادار گھروں میں دوبارہ ۲۰ سیر غلہ گندم اور کپڑے از قسم چادر، کرتے، تہ بند وغیرہ تقسیم کئے۔ بچوں کو چنے اور گڑ تقسیم کیا۔

موضع پسوال والی

اسی دن ایک آدمی کی رہنمائی میں ۲ میل پانی کا راستہ طے کر کے موضع پسوال والی میں گئے اور ایک رات وہاں ٹھہرے۔ میر داد صاحب نمبردار اور امام مسجد صاحب کی مدد سے ۲۰ گھروں کے مساکین اور یتامیٰ اور بیوگان میں نئے کپڑے تقسیم کئے بعض کو نقدی دی۔

الغرض اس وقت تک ۱۳۱ غریب گھروں میں ۷ من ۳۴ سیر غلہ قیمتی ۱۱۶/- روپے و آٹا و چاول اور ۳۱ روپے نقد اور ۱۵۳ گز نیا کپڑا قیمتی ۱۱۷/- روپیہ کا اور گیارہ مستعمل میں ۵۰ اجاروں میں ۲۶-۱۱-۳ روپے کی ادویات مفت تقسیم کیں۔ ڈاکٹر بشیر الدین صاحب آف اکالگڑھ نے علاج کیا۔ اور وہ تاحال اس علاقہ میں کام کر رہے ہیں۔

اس وقت تک کل پیدل سفر ۳۲ میل اور موٹر پر ۱۴۴ میل کیا اور کل خرچ اس انتظام میں خدام الاحمدیہ ریلیف کمیٹی نے ۲۴۳-۶-۹ روپے کیا ہے۔ اور کام ابھی جاری ہے۔

خدام الاحمدیہ حافظ آباد کا اجلاس

۲۲ ستمبر کی شام کو قائد صاحب گوجرانوالہ کے ایما پر قائد صاحب حافظ آباد نے اپنے خدام کا ایک اجلاس مسجد احمدیہ میں منعقد کیا جس میں کافی حاضری تھی۔ انصار اللہ اور غیر از جماعت دوست بھی شامل اجلاس ہوئے۔ قائد صاحب گوجرانوالہ نے خدام کے فرائض بیان کئے اور زیادہ چستی اور مستعدی سے خدمت خلق کا کام کرنے کی نصیحت کی اور موجودہ کام پر اظہار خوشنودی فرمایا۔ پھر اس راقم نے اطاعت امیر و اطاعت قائد کے موضوع پر تقریر کی۔ پھر قاضی برکت اللہ صاحب ایم اے نے قائد صاحب حافظ آباد کی طرف سے قائد صاحب گوجرانوالہ کا شکریہ ادا کیا۔ کہ جنہوں نے ہمارے کام میں امداد کی اور ۹۷ روپے نقد بھی ہمارے اس فنڈ میں دیکر حوصلہ افزائی فرمائی۔

قریشی محمد حنیف قمر ملوی
انچارج امدادی وفد خدام الاحمدیہ حافظ آباد

خانیوال

ہفتہ زیر رپورٹ میں مجلس نے اپنی امدادی سرگرمیاں مزید تیز کر دیں۔ اور اس عرصہ میں بھی مکرم انچارج صاحب سول ہسپتال خانیوال کی زیر نگرانی متعدد خدام بڑے جوش اور ولولہ کے ساتھ خدمت خلق کے کام میں مصروف رہے۔ اس دوران میں بعض اوقات ☆

☆ خدام نے صبح ۸ بجے سے شام ۸ بجے تک متواتر ۱۲ گھنٹے کام کرنے کے بعد بھی ہمت نہ چھوڑی۔ اور جب خدام اپنی ڈیوٹی ادا کر کے رپورٹ پیش کرنے آتے تھے تو ان کے چہرے سیلاب زدگان کو امداد پہنچانے کی خوشی میں بشاش دکھائی دیتے تھے۔ خدام اکثر دس دس، بارہ بارہ میل سفر کر کے اور کئی دفعہ دو دو، اڑھائی اڑھائی فٹ پانی عبور کر کے اپنی ڈیوٹی ادا کرتے رہے۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

پروگرام سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

۱۱-۱۲-۱۳ اکتوبر ۱۹۵۷ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار بمقام ربوہ

پہلا اجلاس بروز جمعہ ۱۱ اکتوبر بعد نماز جمعہ

۳-۱۵ تا ۳-۴۵ :- دعا۔ تلاوت قرآن کریم۔ نظم و عہد نامہ
۳-۴۵ تا ۴-۱۵ :- جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا خطاب نمائندگان سے
۴-۱۵ تا ۴-۳۰ :- شوریٰ کی سب کمیٹی کا اعلان
۴-۳۰ تا ۵-۴۵ :- تقریری انعامی مقابلہ۔ جن کے عنوانوں کا اعلان پہلے کیا جا چکا ہے
نماز مغرب باجماعت۔ کھانا۔ بعد نماز مغرب شوریٰ کی سب کمیٹی کا اجلاس

بروز ہفتہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۵۷ء

نماز فجر باجماعت۔ درس قرآن مجید۔ ناشتہ
۷-۰۰ تا ۷-۱۵ :- تلاوت قرآن کریم و نظم
۷-۱۵ تا ۸-۰۰ :- لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے شعبہ جات کی رپورٹیں۔
نوٹ:- ٹھیک سات بجے دینی معلومات کا پرچہ شروع کر دیا جائے گا۔ امتحان میں شامل ہونے والی بہنیں اور بچیاں وقت مقررہ پر دفتر لجنہ اماء اللہ میں پہنچ جائیں اور قلم دوات و کاغذ اپنے ساتھ لائیں۔ دو گھنٹہ کا پرچہ ہوگا۔
۸-۰۰ تا ۹-۳۰ :- نمائندگان کا خطاب
۹-۳۰ تا ۱۰-۳۰ :- حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر
۱۰-۳۰ تا ۱۱-۳۰ :- تلاوت قرآن کریم کا مقابلہ
کھانا۔ نماز ظہر و عصر
۲-۰۰ تا ۴-۰۰ :- مجلس شوریٰ۔ اس میں صرف نمائندگان کو آنے کی اجازت ہوگی
بعد نماز عصر کھیلوں کا مختصر سا پروگرام
پروگرام شب بعد نماز عشاء :- چند تقریریں

۱۳ اکتوبر بروز اتوار ۱۹۵۷ء

نماز فجر باجماعت۔ درس قرآن مجید
۷-۰۰ تا ۷-۱۵ :- تلاوت قرآن کریم و نظم
۷-۳۰ تا ۹-۳۰ :- فی البدیہہ تقریری مقابلہ۔ اس میں دو گروپ ہوں گے۔ معیار اول و معیار دوم۔ تفصیلات دفتر سے معلوم کی جا سکتی ہیں
۹-۳۰ تا ۹-۴۵ :- نظم
۹-۴۵ تا ۱۱-۴۵ :- بیرونی لجنات کی رپورٹیں۔
وقفہ برائے کھانا و نماز ظہر و عصر
۲-۰۰ تا ۳-۰۰ :- تقسیم انعامات
۳-۰۰ تا ۳-۳۰ :- جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کی الوداعی تقریر۔ دعا

نوٹ ۱:- لجنہ اماء اللہ کے اجتماع کے موقعہ پر نصرت انڈسٹریل سکول کی سالانہ صنعتی نمائش بھی منعقد کی جائے گی۔

نوٹ ۲:- مقابلوں میں شامل ہونے والی بہنیں اپنے نام جلد سے جلد دفتر میں بھجوا دیں۔ کھیلوں میں حصہ لینے والیں بھی اپنے نام دفتر میں بھجوا دیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

شیخوپورہ میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کامیاب جلسہ

"مورخہ ۲۹/۹/۵۷ء بروز اتوار بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ محلہ اسلام آباد میں جلسہ سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم زیر صدارت مکرم چوہدری محمد انور حسین صاحب امیر ضلع شیخوپورہ منعقد ہؤا۔ تلاوت قرآن پاک مکرم حکیم مرغوب اللہ صاحب نے کی اس کے بعد محترم آغا محمد بخش صاحب ایم۔ اے بی۔ ٹی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بعض پہلوؤں پر مضمون پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں قریشی سعید احمد صاحب اظہر شاہد مبلغ سلسلہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارفع و اعلےٰ مقام اور آپ کی بلند و بالا شان کو دلائل کی روشنی میں پیش کیا۔ بعدہ محترم شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی "طہارت نفس" کو مختلف واقعات کی روشنی میں ثابت کیا۔

آخر میں محترم امیر صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاکیزگیٔ نفس کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ یہی ایک چیز تھی جس نے دلوں کو موہ لیا۔ اور صحابہ اپنی ہر عزیز سے عزیز چیز کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔

آپ نے جماعت کے افراد کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ اخلاق کو اپنانے اور آپ کے اسوۂ حسنہ پر چلنے کی طرف توجہ دلائی۔

دعا کے بعد یہ جلسہ بخیر و خوبی برخاست ہؤا"

سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ شیخوپورہ

جماعت ہائے احمدیہ کی توجہ کیلئے

بعض جماعتیں ایسی ہیں جن کی طرف سے تاحال انتخابات عہدیداران موصول نہیں ہوئے۔ ایسی تمام جماعتیں جن کی طرف سے ابھی تک انتخابات موصول نہیں ہوئے جلد از جلد انتخابات عہدیداران کر کے نظارت ہذا میں رپورٹ کریں۔ کیونکہ ان جماعتوں کے انتخابات پہلے ہی ایک سال سے زائد عرصہ تک لیٹ ہو چکے ہیں۔ امید ہے کہ جماعتیں اس طرف فوری توجہ فرمائیں گی۔

(ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

لائل پور میں زیر تعلیم احمدی طلباء

جن دوستوں کے لڑکے یا رشتہ دار (بصورت سرپرست) لائلپور کے کسی کسی کالج میں پڑھتے ہوں۔ وہ مجھے ان کے مکمل پتہ (جس میں کالج، کلاس، رول نمبر رہائش کی جگہ کا ذکر ہو) سے جلد از جلد مطلع فرماویں۔

(چوہدری) شریف احمد باجوہ نائب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع لائلپور

کریم نگر فارم ضلع تھرپارکر میں احمدیہ مسجد کی بنیاد

مورخہ ۱۰/۹/۵۷ء کو کریم نگر فارم تاہلی ضلع تھرپارکر میں احمدیہ مسجد کی بنیاد مکرم ملک غلام احمد صاحب عطار اسسٹنٹ ایجنٹ نے رکھی۔ جس میں مکرم مولوی غلام حیدر صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ محمد آباد و مکرم چوہدری فضل احمد صاحب مینیجر حلقہ اور چوہدری صلاح الدین صاحب مینیجر محمد آباد فارم و دیگر احباب جماعت نے شرکت حاصل کی۔ احباب جماعت اور خصوصاً صحابہ کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مسجد کو سلسلہ کی ترقی اور ہمارے لئے زیادہ سے زیادہ برکات حاصل کرنے کا موجب بنائے۔ نیز اللہ تعالےٰ ہمیں اس مسجد کو آباد رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محمد صادق اکاؤنٹنٹ کریم نگر فارم

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے

اصلاح و ارشاد

سچی نماز پاکیزگی کا عمدہ ذریعہ ہے

قرآن کریم میں ہے۔ ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر۔ کہ نماز انسان کو بے حیائی کے کاموں اور بُری باتوں سے روک دیتی ہے۔ ایک حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلعم نے صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ کہ بتاؤ۔ اگر کسی شخص کے گھر کے آگے نہر چلتی ہو۔ پاک اور مصفّٰی پانی ہو۔ پانچ مرتبہ وہ اس میں نہاتے تو کیا اس کے جسم پر کوئی میل کا ذرہ باقی رہ سکتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یارسولؐ جب وہ پانچ مرتبہ پاک اور مصفّا پانی میں نہائے گا۔ تو اس کے جسم پر کیونکر میل کا ذرہ باقی رہ سکتا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ دیکھو۔ جس طرح وہ شخص جو دن میں پانچ مرتبہ پاک اور مصفّٰی پانی میں نہاتا ہے۔ اس کے جسم پر کوئی میل کا ذرہ باقی نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح وہ شخص جو سچی نماز پانچ مرتبہ دن میں ادا کرتا ہے اس کے دل پر کوئی میل کا ذرہ باقی نہیں رہ سکتا۔ اس بیان سے ثابت ہے۔ کہ سچی نماز۔ پاکیزگی کا عمدہ ذریعہ ہے۔ نیز اس سے یہ بھی معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ جب پانچ نمازیں باشرائط پڑھی جائیں۔ تو اُن سے انسان پاک و صاف ہو جاتا ہے۔ تو وہ شخص جو زمانہ بھر اور مدت العمر نمازیں پڑھتا ہے۔ وہ روحانیت میں کتنا بڑا انعام حاصل کر سکتا ہے۔ فتدبر

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد

سکرٹریٹ کے احمدی ملازمین کے اطلاع کے لئے

سیکریٹریٹ کے احمدی ملازمین اور اس کے ملحقہ دفاتر کے احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ نماز ظہر ٹھیک ایک بجکر ۲۰ منٹ پر گورنمنٹ کالج کی گراؤنڈ کے جنوبی کونہ میں ہوتی ہے۔ یاد رہے کہ یہ گراؤنڈ ڈائریکٹر انڈسٹری کے دفتر کے پاس ہے۔

ناظم تجنید مجلس خدام الاحمدیہ۔ لاہور

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کی والدہ کافی عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب کرام اور درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

بشیر احمد خادم جامعہ احمدیہ۔ ربوہ

(۲) میرا لڑکا عزیزم مقبول احمد اوورسیری کے آخری امتحان میں دو مضمونوں میں کمپارٹمنٹ میں آیا ہؤا ہے۔ جن کا دوبارہ امتحان ہو چکا ہے۔ اس کے لئے یہ آخری موقعہ ہے۔ احباب جماعت اس کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

ڈاکٹر عبدالستار شاہ چک ۲۴۲ ج۔ ب۔ ضلع لائلپور

(۳) میرے دوست برادرم صوبیدار نذر حسین صاحب کی بیوی اور بچی طاہرہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام و درویشان قادیان سے بیماروں کی جلد صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

تنویر" ابن علی" فائز آباد

(۴) سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ظفروال بابو عزیز الدین صاحب جو صحابی بھی ہیں اور جنہوں نے مالی لحاظ سے بحیثیت سیکرٹری مال و ذاتی حیثیت سے جماعت کی نہایت ہی اعلےٰ خدمت سرانجام دی ہے۔ بیمار ہو کر ربوہ ہسپتال میں داخل ہیں۔ دعا فرمائیں کہ مولا کریم انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے

محمد عبد اللہ سیکرٹری اصلاح و ارشاد۔ ظفروال

(۵) بندہ اور میرے چچا صاحب لمبے عرصہ سے بیکار ہیں اور پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ حضور کا خاندان اور احباب جماعت احمدیہ اور درویشان اپنی دعاؤں میں ہمیں یاد رکھیں۔

عبد العزیز موٹی احمدی۔ چونڈہ۔ ضلع سیالکوٹ

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

وصیت نمبر ۱۴۶۸۲ میں غلام رسول ولد عبد القادر قوم ارائیں پیشہ کاشتکاری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۲۷۶ ر۔ب گوکھووال ڈاک خانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۹/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد حسب ذیل اراضی نہری رقبہ ۲ ایکڑ واقعہ چک ۲۷۶ ر۔ب گوکھووال مربعہ ۲۴ ضلع لائلپور میں ہے۔ جس کی قیمت دو ہزار آٹھ صد روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میری آمد بذریعہ کاشتکاری سالانہ تین صد روپیہ ہوتی ہے۔ میں تا زیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری بوقت وفات جو جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ غلام رسول بقلم خود

گواہ شد:۔ سید محمد حسین شاہ وصیت ۱۱۵۶۵ چک ۲۷۶ گوکھووال ضلع لائلپور۔

گواہ شد:۔ بقلم خود محمد اسماعیل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گوکھووال چک ۲۷۶

وصیت نمبر ۱۴۶۸۳ میں محمد حنیف یعقوب ولد یعقوب قوم احمدی پیشہ تبلیغ اسلام عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۳ء ساکن upper carapuchama ڈاک خانہ upper carapuchama ضلع carapuchama Trinidad.

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ ستمبر ۵۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کچھ نہیں۔ میری ماہوار آمد اس وقت -/۶۰ روپیہ ہے۔ جو تحریک جدید انجمن احمدیہ مجھے بطور وظیفہ دیتی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ نیز اس کے علاوہ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد پیدا کروں تو میری وفات کے وقت اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ ایسا ہی جو جائداد مجھے ورثہ میں ملے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

العبد:۔ محمد حنیف یعقوب۔

گواہ شد:۔ ابو العطاء جالندھری ربوہ

گواہ شد:۔ حسن محمد عارف

وصیت نمبر ۱۴۶۸۶ میں حمیدہ بیگم بیوہ عبد المجید قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن دار الرحمت غربی ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۹/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔

کانٹے طلائی ایک جوڑی وزنی نصف تولہ قیمتی ساٹھ -/۶۰ روپے ایک سلائی کی مشین پرانی قیمتی ساٹھ -/۶۰ روپے برتن قیمتی بیس -/۲۰ روپے کل قیمت -/۱۴۰ روپے۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے مہیا کر دی جائیگی۔

(۳) اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

الامۃ:۔ حمیدہ بیگم

گواہ شد:۔ محمد سعید پینشنر زعیم انصار اللہ دار الرحمت غربی ربوہ

گواہ شد:۔ محمد دین سیکرٹری وصایا دار الصدر شرقی ربوہ۔

وصیت نمبر ۱۴۶۸۹ میں کلثوم بیگم زوجہ صوبہ خان صاحب قوم جٹ بھٹہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن دھیرو کے چک ۲۳۳ ج۔ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ پاکستان مغربی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۸/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے۔ زیور طلائی چھ تولہ قیمت ریٹ بازار -/۶۵۴ روپیہ ہے۔ کل میزان ایک ہزار چھ صد چون -/۱۶۵۴ روپیہ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میری بوقت وفات جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ:۔ کلثوم بیگم بقلم خود ۱۴/۸/۵۷ زوجہ صوبہ خان

گواہ شد:۔ محمد یسین موصی ربوہ حال وارد ۲۳۳ دھیرو کے ڈاک خانہ خاص ضلع لائلپور

گواہ شد: Suba Khan خاوند موصیہ

نمبر ۱۴۶۹۰ میں سکینہ بی بی بنت چوہدری احمد الدین قوم جٹ وینس پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۳۰۱ ج۔ب ڈاکخانہ خاص بر بستہ گوجرہ ضلع لائلپور صوبہ پاکستان مغربی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۸/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ زیور طلائی دو تولہ قیمت -/۲۰۰ دو صد جو کہ میرے والدین کی طرف سے ملا ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز بوقت میری وفات جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ:۔ بقلم خود سکینہ بی بی ۱۳/۸/۵۷

گواہ شد:۔ نشان انگوٹھا نور محمد ولد مہر دین چک ۲۹۷ ج۔ب نزد گوجرہ ضلع لائلپور

گواہ شد:۔ نشان انگوٹھا۔ دین محمد ولد فضل دین قوم جٹ وینس چک ۳۰۱ ج۔ب ضلع لائلپور

نمبر ۱۴۶۹۴ میں ملکہ خانم زوجہ خان عبد المجید خان قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۵/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں حق مہر پانچ صد روپیہ غیر وصول شدہ قادیان میں خریدی ہوئی زمین کی قیمت گورنمنٹ نے تین ہزار دو روپیہ ڈالی ہے اس میں سے بھی جو ملے گا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی جو فی الحال میرے خاوند کے نام ہے باقی جو بھی جائیداد میرے فوت ہونے کے بعد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ پاکستان مالک ہوگی۔

الامۃ:۔ ملکہ خانم بقلم خود

گواہ شد:۔ محمد ابراہیم بھانبڑی۔ مدرس ہائی سکول ربوہ ۸/۵/۵۷

گواہ شد:۔ محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت ربوہ ۸/۵/۵۷

نمبر ۱۴۷۰۳ میں خلیفہ علیم الدین ولد ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب قوم قریشی صدیقی پیشہ ملازمت عمر ۵۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت کچھ نہیں ہے۔ میرا گزارہ میری ماہوار پنشن -/۱۰۹/۱۳ اور ماہوار الاؤنس مبلغ -/۸۰ روپے پر ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میری وفات کے وقت اگر میری کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ خلیفہ علیم الدین بقلم خود محلہ دار الصدر غربی ربوہ

گواہ شد:۔ محمد دین سیکرٹری وصایا محلہ دار الصدر شرقی ربوہ

گواہ شد:۔ مسعود احمد سیکرٹری مال حلقہ دار الصدر شرقی ربوہ

نمبر ۱۴۷۰۴ میں علی احمد ولد سلطان علی قوم گوجر احمدی پیشہ زراعت عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت یکم مارچ ۱۹۳۰ء ساکن چک ۶۷ R.B حال چک کلاں ڈاکخانہ چک ۷۱ R.B سید انوالہ ضلع لائلپور صوبہ مغربی پنجاب پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۷/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔

۱۔ اراضی نہری رقبہ ۲ ایکڑ واقعہ چک ۶۷ R.B حال چک کلاں تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور میں ہے۔ جس کی قیمت مبلغ بیس ہزار روپیہ ہے۔ منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت مذکورہ جائداد کے علاوہ اور کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس کی آمد جو ہو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ تا زیست خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔

العبد:۔ نشان انگوٹھا علی احمد ولد سلطان علی قوم گوجر احمدی مورخہ ۱۵/۷/۵۷

گواہ شد:۔ بقلم خود منور احمد فرزند حقیقی موصی مذکور مورخہ ۱۵/۷/۵۷

گواہ شد:۔ رحمت علی بقلم خود چک ۶۷ R.B تحصیل جڑانوالہ مورخہ ۱۵/۷/۵۷

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

رجسٹریوں منی آرڈروں اور پارسلوں کی بکنگ بند کر دی گئی

محکمہ ڈاک و تار میں متوقع ہڑتال کے پیش نظر محکمہ کے ڈائرکٹر جنرل کا حکم

کراچی ۹ اکتوبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا کہ ڈاک و تار کی یونین دس اور گیارہ اکتوبر کی درمیانی شب سے جو ہڑتال شروع کر رہی ہے۔ اس کے پیش نظر محکمہ ڈاک و تار کے ڈائرکٹر جنرل نے نو اکتوبر کی صبح سے ہر قسم کی رجسٹریوں، منی آرڈروں اور پارسلوں کی بکنگ معطل کر دی ہے۔

رجسٹریوں میں بیمے اور وی پی رجسٹریاں شامل ہیں۔ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جونہی حالات نے اجازت دی۔ مذکورہ بالا پابندی ہٹا دی جائے گی۔

اعلان میں مزید کہا گیا ہے۔ کہ سرکاری رجسٹرڈ اشیاء اور دوائیوں کے پارسل ڈاک خانوں میں بدستور وصول کئے جاتے رہیں گے۔ تاہم موخر الذکر پارسلوں کے لئے کسی میڈیکل آفیسر کا سرٹیفکیٹ پیش کرنا ضروری ہوگا۔ یہ میڈیکل آفیسر اسسٹنٹ سرجن سے کم عہدے کا نہیں ہونا چاہیئے۔

گوا کی سرحد پر ایک جھڑپ

نئی دہلی ۹ اکتوبر۔ گوا میں بھارتی سرحد پر ایک اور مسلح جھڑپ کی اطلاع موصول ہوئی ہے انڈیا ریڈیو کی اطلاع کے مطابق اس جھڑپ میں ایک پرتگالی سپاہی ہلاک اور بھارتی سپاہی مجروح ہوا۔

ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کی صحت کیلئے صدقہ

مورخہ ۲؍۱۰ کو طلباء ضلع گجرات جو ربوہ کے مختلف اداروں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں نے اپنے امیر ضلع مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کی تشویشناک بیماری سے صحت یابی کے لئے ایک بکرہ ذبح کر کے گوشت بطور صدقہ غرباء میں تقسیم کیا احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ مکرم ملک صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خداوند کریم کے حضور دعا فرمائیں تا وہ سلسلہ کی اور زیادہ خدمات انجام دے سکیں۔ اور ضلع گجرات کی جماعتوں کی تربیت میں پہلے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لے سکیں

(شریف احمد صفدر گجراتی ولد چوہدری فضل احمد صاحب P.E.S. ربوہ)

بقیہ صفحہ ۵

خانیوال

اس لئے ان کا سفر بیس بیس اور پچیس پچیس میل ہو جاتا تھا۔

جس کی جذبہ خدمت کی وجہ سے خدام نے ذرہ بھر بھی پرواہ نہ کرتے ہوئے غریب مصیبت زدگان کو امداد بہم پہنچائی۔ اسی دوران میں چک نمبر ۷-۸-۹-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶ اور ان کے گرد و نواح میں تقریباً ایک ہزار مختلف قسم کے مریضوں میں انچارج صاحب سول ہسپتال خانیوال کی زیر نگرانی اور اپنے طور پر مفت ادویات تقسیم کیں۔ اور مندرجہ بالا چکوں کے مکانوں میں D.D.T کا چھڑکاؤ بھی کیا گیا یہاں میونسپل کمیٹی خانیوال کے ملازمین۔ مکرم امیر خان صاحب سینٹری انسپکٹر خانیوال اور غلام اکبر صاحب کا نام بھی قابل ذکر ہے۔ کہ وہ بھی خدام کے دوش بدوش کام کرتے رہے۔ اس طرح سرکاری ملازمین اور پبلک کا تعاون حاصل کیا گیا۔ سرکاری ملازمین جو ہمارے خدام کے ساتھ کام کرتے تھے۔ وہ اکثر یہ کہتے تھے۔ کہ ہم لوگ تو تنخواہ دار ہیں۔ اور یہ خادم اپنے کاروبار اور دوکانیں بند کر کے بغیر کسی لالچ کے صرف خدمت خلق کے جذبہ کے تحت کام کرتے رہے ہیں۔ اس لئے اصل قربانی تو ان ہی لوگوں کی ہے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں انچارج صاحب سول ہسپتال خانیوال نے تین دفعہ دوائیاں طلب فرمائیں۔ مطلوبہ دوائیاں بازار سے خرید کر ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں مفت پیش کیں گئیں۔ اس طرح مورخہ ۲۳؍۹ تک کل تقریباً ایک ہزار چھ صد مختلف مریضوں اور سات صد مکانوں میں D.D.T کا چھڑکاؤ کیا گیا۔ اور ابھی تک یہ پروگرام جاری ہے۔

شریف احمد

(قائد خدام الاحمدیہ خانیوال)

لیڈر بقیہ صفحہ ۲

مگر اسلام ایسی غلامانہ ذہنیت کا قائل نہیں۔ وہ السلام علیکم کہہ کر سلامتی اور امن کا پیام دیتا ہے اسلام میں کوئی امیر ایسا نہیں جو غریب کے دوش بدوش نہ کھڑا ہو۔ مرد اور عورت کے حقوق کو برہمنوں کی طرح اسلام پامال نہیں کرتا۔ صبر و تحمل۔ رواداری اور محبت میں بھی اسلام دنیا کے تمام مذاہب پر بازی لے گیا۔ .... اسلام نے انسانی حقوق کو نقصان نہیں پہنچایا بلکہ اپنے نظریہ حیات سے اختلاف رکھنے والے یہودی اور عیسائیوں سے بھی اسلام نے رواداری کا سلوک کیا۔

ایک ایسی قوت ضرور ہے جو ہماری آنکھوں سے پوشیدہ ہے اور اس کا نادیدہ ہاتھ کائنات کے ذرہ ذرہ میں کام ضرور کر رہا ہے۔ اس ہستی کا احساس ایک مسلمان میں اس قدر پایا جاتا ہے کہ وہ بسم اللہ کے بغیر کوئی کام نہیں کرتا۔ اللہ تعالےٰ کے نام کے ساتھ جو کام کیا جائے وہ انسان کی ضمیر کو روشن کر دیتا ہے۔ ایسے روشن ضمیر شخص کے لئے اس کا اپنا ضمیر خود اس کے لئے پولیس کا کام دیتا ہے۔ انسان ایک مندر اور مسجد کو توڑ سکتا ہے۔ لیکن انسانی احساسات کو ٹھیس لگانا بہت بڑا گناہ ہے۔ میں مسلمانوں کا ایک اچھا دوست رہ چکا ہوں۔ اسلام امن اور خالص پاکی کا نام ہے۔ اسلام تلوار سے نہیں پھیلا۔

اورنگ زیب کے خلاف تاریخ نویسوں نے جو کچھ لکھا وہ سب جھوٹ ہے۔ وہ بڑا پرہیزگار اور انصاف پسند بادشاہ گزرا ہے۔ جس نے ایک ہندو کو اپنا وائسرائے بنا کر بھیجا۔ ہاں اگر اس نے برداشت نہ کیا تو چوری بدمعاشی اور بغاوت۔ جو شاید کوئی بادشاہ پسند نہ کرے۔ دراصل بات اتنی ہے کہ جب ہم کسی کو بدنام کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں تو اس کے خلاف قسم قسم کی باتیں بنا بنا کر اور واقعات کو توڑ موڑ کر پیش کرتے ہیں۔

جیسے کہ پچھلی جنگ میں ہم نے ہٹلر کے خلاف زہر پھیلایا تھا۔ چند تاریخ نویس ظالم اور سخت قسم کے فرقہ وارانہ ذہنیت کے مالک ہوتے ہیں۔ یہ ایسی بات ہے جو نہ صرف پہلے پائی گئی بلکہ آج بھی ایسی ذہنیت اپنی جگہ برقرار ہے۔

چنانچہ مجھے مسلمانوں نے یہ کہہ کر اس جلسہ سے روکنا چاہا کہ میں قادیانیوں کے جلسہ میں جا رہا ہوں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نفرت کے عناصر آج بھی موجود ہیں۔ ورنہ قادیانیوں کے خلاف یہ بات کیوں کہی جاتی۔ تاریخ کو اگر ہم دیکھیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان بادشاہوں نے ہندوؤں سے کتنا اچھا سلوک کیا۔ محمد بن تغلق نے برہمنوں کو جزیہ دینے سے بری کیا۔ اکبر کے دربار میں ہندوؤں کو بڑے بڑے عہدے دیئے گئے۔ مگر انسان کی فرقہ وارانہ ذہنیت نے مسلمانوں کی ایسی تمام فیاضی اور اچھائی کو بالکل ہی نظر انداز کر دیا۔ آج کے مسلمان بھی کچھ ایسے ہارے ہوئے ہیں کہ انہیں خود بھی اپنی ذمہ داریوں کا احساس نہ رہا۔ آخر میں مسٹر بالاسبرامنیم نے منتظمین جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔

(آزاد نوجوان مدراس ۲۱ ستمبر ۵۷ء)